استفتاء :

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلے کے بارے میں؟

کہ اسلام میں جس چیز کی کوئی شرعی حیثیت ہوتی ہے اسکے لئے شرعی ضوابط بھی مقرر ہوتے ہیں۔ جیسے نکاح، حدود، عقود اور شہادت وغیرہ۔

موجودہ دور میں ووٹ کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ حالانکہ اسمیں مندرجہ ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ اگر ووٹ ایک شہادت کے درجہ میں ہے تو شہادت کے بارے میں ایک مرد کی گواہی دو عورتوں کے برابر ہوتی ہے۔ حالانکہ موجودہ ووٹ سب کا یکساں مانا جاتا ہے۔

۲۔ ووٹ چونکہ جمہوری نظام کا بنیادی حصہ ہے۔ اور جمہوری نظام ایک کفری نظام معلوم ہوتا ہے۔ بوجہ قانون الٰہیہ پر عمل کرنا بھی اسمبلی میں پاس کرانے کا محتاج ہے۔ گویا کہ اسمیں اللہ کا قانون قابل عمل ہونے میں ایک بندہ کے دستخط کا محتاج ہے۔ یعنی اسطرح اللہ کی حاکمیت ان اسمبلیوں سے پاس کرنے کی محتاج ٹھہری۔ لہذا یہ اعانت علی الکفر ہے۔ اور یہ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الخ کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

ازراہ کرم ووٹ اور جمہوریت کی شرعی حیثیت مذکورہ بالا اشکالات کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیلاً واضح فرماکر ممنون فرمائیں۔

۳۔ اور مزید یہ بھی واضح فرمادیں کہ کسی غلط نظام کا حصہ بنکر بعد اسکو درست کیا جا سکتا ہے؟ جیسے کہ جمہوریت کا حصہ بنکر اسکو درست کرنے کی کوشش کرنا کیونکہ اسلام کا اصل قانون تو خلافت ہے حالانکہ مروجہ جمہوریت نظام خلافت کے سراسر متضاد ہے۔ اور اس نظام کی تائید اور ترویج کی کوشش بظاہر نظام خلافت کو پس پشت ڈالنا ہے۔ نیز نظام خلافت کے نفاذ کی کوشش کو

Scanned by CamScanner

طاقِ نسیاں میں ڈال کر اصالتاً جمہوریت کو اختیار کرنا اور (ووٹ کی صورت میں) اس نظام میں شمولیت کو لازم اور واجب قرار دینا ...... آیا یہ درست ہے اور کیا اس طرح نظام خلافت کو نافذ کیا جاسکتا ہے؟

ازراہ عنایت جواب مرحمت فرماکر ممنون فرمائیں

فجزاکم اللہ خیرا واحسن الجزاء

والسلام

محمد احسن

P.E.C.H.S سوسائٹی

کراچی

PH: 0344 : 2504560

دار الافتاء

دار العلوم کراچی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔ووٹ بذاتِ خود شہادت نہیں بلکہ یہ شہادت کی طرح ہے۔ جس طرح شہادت میں گواہ کسی چیز کا دعوی کرنے والے شخص کے حق میں گواہی دیتا ہے اسی طرح ووٹ کے موجودہ نظام میں بھی انتخابات کے لئے کھڑا ہونے والا امیدوار شخص دو چیزوں کا دعوی کرتا ہے ایک یہ کہ وہ اس کام کی قابلیت رکھتا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ دیانت داری اور امانت داری کے ساتھ اس کام کو انجام دے گا اور اس کو ووٹ دینے والا شخص امیدوار کے متعلق ان دونوں دعووں پر گواہی دیتا ہے کہ یہ شخص اس کام کی قابلیت رکھتا ہے اور دیانتدار و امانتدار بھی ہے اور اس کو شہادت قرار دینے سے مراد یہ نہیں ہے کہ یہ من کل الوجوہ شہادت ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ شہادت کے مشابہ ہے اور تشبیہ میں من کل الوجوہ شباہت کا پایا جانا ضروری نہیں بلکہ کسی ایک چیز میں شباہت پائی جانے سے بھی تشبیہ ثابت ہو جاتی ہے۔

رہی یہ بات کہ موجودہ دور میں ایک عورت کا ووٹ ایک آدمی کے برابر مانا جاتا ہے تو اس برائی کی وجہ سے ووٹروں کے لئے خائن آدمی کو ووٹ دینا یا اپنا ووٹ چھپا رکھنا درست نہیں ہو گا کیونکہ صحیح آدمی کو ووٹ نہ دینے کا نقصان پوری قوم پر آئے گا لہذا ووٹر کے لئے اپنی استطاعت کی حد تک امانت دار اور قابل آدمی کو ووٹ دینا ضروری ہے اور ایسا کرنے سے وہ اپنی ذمہ داری کی سے بری ہو جائے گا۔

(۲/۳)۔۔۔جمہوریت کے موجودہ نظام میں یقیناً بہت ساری خرابیاں ہیں لہذا جمہوریت کو اپنے تمام تصورات کے ساتھ برحق سمجھنا عہد حاضر کی بدترین گمراہیوں میں سے ہے اور ایسے لوگوں کو شرعی طور پر گمراہ کہا جائے گا لیکن اگر کوئی شخص پارلیمنٹ اور اس کے فیصلوں کو قرآن و سنت کے تابع قرار دے تو اس کو کفر یا گمراہی نہیں کہہ سکتے مگر اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ جمہوریت کو جوں کا توں تسلیم نہیں کرتا بلکہ اسے قرآن و سنت کے تابع بنا کر قبول کرتا ہے۔

اور چونکہ آج کل کے دور میں نظامِ خلافت قائم نہیں ہے اور نظامِ جمہوریت کا غلبہ ہے اس لئے آج کل کے دور میں ضروری ہے کہ اپنی استطاعت کی حد تک نظامِ خلافت کے نفاذ کی کوشش کی جائے لیکن جب تک نظامِ خلافت نافذ نہیں ہوتا اس وقت تک نظامِ جمہوریت میں شامل ہو کر اسلام اور شعارِ اسلام کی حفاظت کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے، ورنہ اگر ایسے نازک حالات میں جبکہ لوگ مغربیت پسند ہو رہے

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

ہیں اسلام پسند لوگ جمہوریت میں حصہ نہیں لیں گے تو صرف مغرب پسند لوگوں کے نمائندے سامنے آئیں گے اور ایسے لوگوں کا قوم پر مسلّط ہو جانا یقیناً اسلام کے حق میں زیادہ خطرناک ثابت ہو گا۔

اسی خطرے کے پیشِ نظر نظامِ خلافت کے نفاذ کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ تقلیلِ شر کے لئے جمہوریت میں حصہ لینا بھی ضروری ہے اور قاعدہ یہی ہے کہ اگر دو مفاسد جمع ہو جائیں اور ان میں سے ایک کا نقصان زیادہ اور دوسرے کا کم ہو تو اَھون البلیتین پر عمل کرتے ہوئے کم نقصان والی صورت کو اپنانا ضروری ہے، لہٰذا آج کل کے دور میں بھی چونکہ (فی الوقت غیر جمہوری کی وجہ) جمہوریت کو چھوڑ دینے کا نقصان زیادہ ہے اس لئے اس میں حصہ لے کر اسلام کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔

نیز اگر کوئی نظامِ خلافت نافذ ہونے تک اسلام کی حفاظت کی غرض سے جمہوری نظام اور ووٹ میں حصہ لے گا تو اس کا یہ فعل تعاون علی المعصیۃ نہیں بلکہ تعاون علی البر ہو گا اور ان شاء اللہ اسلام کو زندہ کرنے، اور اس پرفتن دور میں اسکی حفاظت کرنے کی نیت سے بہتر نمائندوں کے انتخاب میں حصہ لینا ثواب کا باعث بھی ہو گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد بلال عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۷ جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ

۲۰۱۳/۵/۸ء

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ
۲۷/۶/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۷ جمادی الثانی ۱۴۳۴

الجواب صحیح
۲۷/۶/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
۲۷-۶-۱۴۳۴ھ

مفتی دار العلوم کراچی

دار الافتاء
۹۳/۱۵۳۱
۱۴۳۴/۶/۲۸
۲۰۱۳/۵/۹